بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ
عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل
ربوہ
بروز منگل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۸ رمضان ۱۳۹۲ھ، ۱۷ اخاء ۱۳۵۱ھش، ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۲ء	نمبر ۲۳۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۶ ماہ اخاء۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدُ للہ

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ حضور کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۱۶ اخاء۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پیچش کی وجہ سے بہت ناساز ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ جو خطوط دعا کیلئے آتے ہیں اُن سب کے لئے برابر دعا کر رہی ہوں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

میرے لڑکے سارجنٹ محمد رفیع خان کو اللہ تعالیٰ نے دو بچیوں کے بعد ۱۲/۲ کو پہلا فرزند عطاء فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے نومولود کا نام قمر احمد تجویز فرمایا ہے۔ یہ بچہ مکرم مولوی محمد شہزادہ خانصاحب فاضل مرحوم کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب شہید مرحوم ابن مکرم خان میر خان صاحب افغان کا نواسہ ہے۔ احباب سے نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔ (اہلیہ مولوی محمد شہزادہ خان صاحب مرحوم)

محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ظہور خان صاحب پٹیالوی۔ صدر لجنہ اماء اللہ احمد نگر کو بتاریخ یکم رمضان المبارک روزہ کی حالت میں دائیں جانب فالج کا حملہ ہوا۔ زبان پر بہت زیادہ اثر ہے۔

احباب کامل صحت یابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔

درخواست دُعا

(رقم فرمودہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا)

میرے منجھلے بھائی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی لڑکی اور میری بھتیجی عزیزہ امۃ المجید بیگم (بیگم بریگیڈیئر وقیع الزمان خان) عرصہ سے پتہ کی تکلیف میں مبتلا تھیں، دورے شدید اب اُٹھنے لگے ہیں۔ بدھ کے روز ۱۸ اکتوبر کو انکا راولپنڈی میں پتہ کا اپریشن ہونے والا ہے۔ تمام بھائی بہنوں کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ دُعا کریں کہ اپریشن کامیاب ہو۔ اور بعد میں کوئی خرابی، کمزوری یا پیچیدگی نہ پیدا ہو۔ نیز ابھی تک عزیز منور احمد کی درد کمر اور ٹانگوں کی رفع نہیں ہوئی، بہت تکلیف ہے۔ ان کے لئے، محمود احمد خان کے لئے اور عزیزہ امۃ الجمیل میری بھتیجی بہت سخت بیمار ہے۔ عزیز رفیق احمد بھی بار بار اعصابی کمزوری، جگر سے بیمار ہو رہے ہیں۔ ان سب کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ تمام احمدی بچوں، بڑوں، بیماروں کے لئے میں بھی دُعا برابر کر رہی ہوں۔ آپ سب بھی اس کار خیر میں شریک ہو کر ممنون فرمائیں۔ والسلام

مبارکہ"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بیان فرمودہ

اشاعتِ قرآن مجید کا پانچ سالہ عظیم الشان پروگرام

اُمراء جماعت اور احباب کی فوری اور خصوصی توجہ کے لئے

قرآن مجید کی اشاعت کے متعلق سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دلی خواہش بلکہ شدید تڑپ ہے کہ دنیا کے کونے کونے، گاؤں گاؤں اور گھر گھر میں قرآن مجید پہنچا دیا جائے، یہانتک کہ ساری دُنیا انوارِ قرآنی سے جگمگا اُٹھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ بشارت دی ہے کہ یہ کام ضرور ہو کر رہے گا۔ انشاء اللہ۔

اِس اہم کام کو انجام دینے کیلئے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ادارہ طباعت و اشاعت قرآن عظیم قائم کیا ہے۔ جو قرآن پبلیکیشنز کے نام سے رجسٹرڈ ہو چکا ہے اور اب تک پچھتر ہزار کی تعداد میں قرآن مجید۔ انگریزی ترجمہ کے ساتھ۔ اُردو ترجمہ کے ساتھ اور معرّا بغیر ترجمہ کے شائع کر چکا ہے۔ اشاعت قرآن مجید کے متعلق حضور ایدہ اللہ نے جو عظیم الشان پانچ سالہ پروگرام تجویز کیا ہے اس میں حضور نے بیان فرمایا ہے کہ" دس لاکھ کی تعداد میں قرآن کریم باترجمہ شائع کیا جائے اور دنیا کے ہر بڑے ہوٹل کے ہر کمرے میں اور ہر اُس آدمی کے ہاتھ میں پہنچا دیا جائے جو اسے بطیب خاطر لینا اور پڑھنا چاہتا ہو" (الفضل ۶ رو فا ۱۹۷۲ء)

حضور ایدہ اللہ نے پہلے سال کیلئے ادارہ کو یہ پروگرام دیا ہے کہ ایک لاکھ پچیس ہزار قرآن مجید جلسہ سالانہ تک شائع کیا جائے۔ جہاں ادارہ اس پروگرام کو پورا کرنے کے لئے انتہائی جدوجہد کر رہا ہے۔ وہاں حضور نے اشاعت کی ذمہ داری ساری جماعت پر ڈالی ہے اور اس کے متعلق طریق کار بھی بیان فرما دیا ہے کہ ہر تحصیل میں دو ہزار روپیہ جمع ہو۔ اور جس تحصیل میں احمدی کم ہوں۔ اُس ضلع کی دوسری تحصیل کے احمدی اس کمی کو پورا کریں۔ اور جمع شدہ رقم کو بطور سرمایہ استعمال کیا جائے اور اس سے قرآن مجید حاصل کرکے پروگرام کے تحت اسے فروخت کیا جائے۔ اور اس سے جو رقم آئے اس سے دوبارہ سہ بارہ قرآن مجید منگوایا جائے اور گھر گھر قرآن مجید پہنچا دیا جائے۔

چونکہ جلسہ سالانہ میں اب صرف دو ماہ باقی ہیں، اس لئے حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں جملہ امراء صاحبان کا فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے ضلع میں رقوم کے جمع کرنے کا فوری بندوبست کریں۔ اور جو رقم جمع ہو اس سے قرآن مجید منگوائیں۔ اور اشاعت کا کام شروع کر دیں۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دل میں اشاعت قرآن کے متعلق جو دلی تڑپ پائی جاتی ہے۔ ایسی ہی تڑپ ہر احمدی کے دل میں پیدا ہونی چاہیئے۔ اور ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اشاعتِ قرآنِ مجید کے کام میں پوری کوشش کے ساتھ مصروف ہو جائے۔ اگر ہر احمدی دوست رمضان کے مبارک مہینہ میں ادارہ اشاعت کا شائع کردہ قرآن مجید کے ہر قسم کے قرآن مجید میں سے ایک ایک نسخہ بھی دوسروں تک پہنچائے۔ تو لاکھوں کی تعداد میں قرآن مجید کی اشاعت رمضان کے مبارک مہینہ میں ہی ہو سکتی ہے۔ ضرورت صرف اس امنگ، تڑپ اور جدوجہد کی ہے کہ قرآن مجید دنیا کے کونے کونے، گاؤں گاؤں اور ہر گھر میں پہنچ جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس ذمہ داری کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار ابو المنیر نور الحق مینجنگ گورنر قرآن پبلیکیشنز رجسٹرڈ۔ ربوہ۔

پبلشر:۔ مسعود احمد؛ پرنٹر:۔ سیّد عبدالحی؛ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ؛ قائم مقام ایڈیٹر:۔ شیخ خورشید احمد؛

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۷ اخاء ۱۳۵۱ ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تسلیم و رضا اور اخلاص و اطاعت کے تابندہ نمونے

(۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حالت یہ تھی کہ ہر وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز سننے اور پھر بغیر ایک لمحہ کے توقف کے اس کی تعمیل کرنے کے لئے بے قرار رہتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ :۔

"آپ مطب میں بیٹھے تھے۔ اردگرد لوگوں کا حلقہ تھا۔ ایک شخص نے آکر کہا کہ مولوی صاحب! حضورؑ یاد فرماتے ہیں۔ یہ سنتے ہی اس طرح گھبراہٹ کے ساتھ اُٹھے کہ پگڑی باندھتے جاتے تھے اور جُوتا گھسیٹتے جاتے تھے۔ گویا دل میں یہ تھا کہ حضورؑ کے حکم کی تعمیل میں دیر نہ ہو۔

پھر جب خلیفہ ہوگئے تو اکثر فرمایا کرتے تھے کہ تم جانتے ہو نورالدین کا یہاں ایک معشوق ہوتا تھا جسے مرزاؑ کہتے تھے۔ نورالدین اُس کے پیچھے یُوں دیوانہ وار پھرا کرتا تھا کہ اُسے اپنے جُوتے اور پگڑی کا بھی ہوش نہیں ہوا کرتا تھا۔"

(حیاتِ نور صفحہ ۱۸۹)

اللہ اللہ اطاعت و فرمانبرداری کا کیا اعلیٰ مقام تھا جو حضرت مولوی صاحبؓ کو حاصل تھا۔ حق یہ ہے کہ یہی وہ بلند مقام تھا جس کے طفیل اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خلافت کے عہدہ جلیلہ پر متمکن کیا اور عشق و اخلاص کی یہی وہ رُوح تھی جس کی وجہ سے خدا کے پاک مسیحؑ نے ان کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا :۔

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز اُمّت نورِ دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقیں بودے

ابھی حال ہی میں ہماری جماعت کے ایک اور بزرگ حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب رضی اللہ عنہ نے رحلت فرمائی ہے۔ آپ بھی زہد و عبادت، اطاعت و اخلاص اور توکل اور بے نفسی کا ایک نمونہ تھے۔ زبان ہر وقت ذکرِ الٰہی اور درود شریف سے تر رہتی تھی۔ منکسر المزاجی اور بے نفسی کا عجیب عالم ان پر طاری رہتا تھا۔ آپ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہی اپنی زندگی خدمتِ دین کے لئے وقف کرنے کا عہد کیا، اور پھر اعلیٰ تعلیم حاصل کرکے اپنے اس عہد کو خوب نبھایا۔ جب آپکو تبلیغ اسلام کیلئے لنڈن روانہ ہونے کا حکم ملا تو آپ کی حالت یہ تھی کہ آپ خود تحریر فرماتے ہیں :۔

"میرے احباب جانتے ہیں کہ میں یہاں ایک خاموش زندگی بسر کرتا تھا۔ میرے لئے لیکچر دینے کا کبھی موقع ہی پیش نہ آیا تھا مگر یہ خدا کا فضل ہے کہ مجھے ولایت بھیجنے کا خیال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے دل میں پیدا ہوا۔ جب آپ نے مجھے اس کام پر لگانے کی اطلاع دی تو میں بہت ہی حیران ہوا اور ڈرا کہ مجھ سا ناکارہ اور نالائق انسان وہاں جاکر کیا کرے گا"

لیکن چونکہ تقویٰ، اخلاص اور توکل کی دولت آپ کو حاصل تھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے میدان تبلیغ میں آپ کی مدد کی۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں :۔

"میں نے خدا کے حضور نہایت الحاح سے دُعا کرنی شروع کی کہ مولا تُو جانتا ہے کہ میں نالائق ہوں اور کوئی قابلیت اپنے اندر نہیں رکھتا، تُو ہی مدد فرما۔ میں نے بہت دُعا کی تو مجھے القاء ہوا۔ ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم . . . . چنانچہ میں نے اس بشارت کا یہ نتیجہ دیکھا کہ اُس ملک میں جاکر مسیحیوں کے بڑے بڑے آدمیوں سے بحثیں ہوئیں اور ان کے بشپوں کو دعوت دی گئی کہ وہ اپنے اصول مذہبی کی صداقت کا ثبوت دیں۔ لیکن خدا کے فضل سے کبھی کوئی سامنے نہ آسکا۔"

گویا اللہ تعالیٰ نے آپ کی خاص مدد و نصرت فرمائی اور ہر میدان میں آپ کی تائید فرمائی۔ حضرت قاضی صاحبؓ نے چونکہ محض للہ اپنی زندگی وقف کر رکھی تھی اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اللہ تعالیٰ کے خاص تصرف کے ماتحت آپ کے ساتھ خاص سلوک فرمایا۔ حضرت قاضی صاحب اپنی طالب علمی کے زمانہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

"انجمن سے مجھے تین روپے وظیفہ ملتا تھا جس میں سب اخراجات برداشت کرنے ہوتے تھے۔ کھانا میں گھر میں کھاتا تھا۔ والد ماجد (حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب صحابیؓ۔ ناقل) کے ۱۵ مئی ۱۹۰۴ء کو انتقال ہونے کا حضرت اقدسؑ کو گورداسپور میں علم ہوا۔ تو حضورؑ نے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کو فرمایا کہ میاں نجم الدین صاحب انچارج لنگر خانہ کو لکھا جائے کہ قاضی ضیاء الدین صاحبؓ کے بعد اُن کے لڑکے قاضی عبد اللہ صاحب کا کھانا لنگر سے جاری کیا جائے اور کبھی بند نہ کیا جائے۔ یہ حکم نامہ بطور تبرک میرے پاس لمبے عرصہ تک (محفوظ) رہا۔"

(اصحاب احمد جلد ششم)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا تھا کہ :۔

"کھانا لنگر سے جاری کیا جائے اور کبھی بند نہ کیا جائے۔"

اس ارشاد کے بعد حضرت قاضی صاحبؓ ۶۸ سال تک زندہ رہے اور یہ عجیب الٰہی تصرف ہے کہ اس عرصہ میں کبھی بھی یہ کھانا بند نہ ہوا حتّٰی کہ جس دن حضرت قاضی صاحبؓ نے وفات پائی۔ اس دن بھی آپ کے لئے لنگر سے کھانا بھجوایا گیا۔ گویا اللہ تعالیٰ نے آپ کی خلوص نیت اور آپ کے للّٰہی وقف کو قبول کرتے ہوئے عمر بھر کے لئے آپ کے کھانے کا انتظام کر دیا۔ چونکہ آپکے ہاں نرینہ اولاد نہ تھی، اس لئے یہ انتظام آپ کی خاص سہولت کا موجب بنا رہا۔ یہ ایک مثال ہے اس امر کی کہ جو لوگ خدا کے دین کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کرتے ہیں، خدا تعالیٰ انہیں کبھی فراموش نہیں کرتا۔

اخلاص و وفا کے یہ نمونے اور تسلیم و رضاء کے یہ پیکر اب ایک ایک کرکے ہم سے رخصت ہو رہے ہیں۔ اور جب بھی ان میں سے کوئی رخصت ہوتا ہے تو ایک ایسا خلا محسوس ہوتا ہے۔ ایک ایسی کمی نظر آتی ہے جسے پُر کرنا بظاہر بہت مشکل نظر آتا ہے۔ بجز اس کے کہ خدا کا فضل شاملِ حال ہو۔ اور وہ ہم میں سے ہر ایک کو ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے اور ان کے پاک نمونہ کو اختیار کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

یہی وہ احساس ہے جس کے پیشِ نظر ایک دفعہ جماعت کے ایک بزرگ نے تحریر فرمایا تھا :۔

"ہمیں صرف ایک سیالؓ۔ ایک نیرؓ۔ ایک صادقؓ۔ ایک قاضی عبد اللہؓ
. . . . . . پر خوش نہیں ہو جانا چاہیئے بلکہ جب تک تم ہزاروں ایسے . . . .
نہ پیدا کرلو یقین جانو کہ تم نے کچھ بھی کام نہیں کیا۔"

(الحکم ۲۸ مئی ۱۹۲۳ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے ان پاکباز اور جلیل القدر بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین

قطعہ

جوانو! تم جدھر جاؤ جہاں میں
تمہارے ساتھ نورِ آسماں ہو
صداقت کے لئے زندہ رہو تم!
تمہاری عمر، عمرِ جاوداں ہو

(سعید احمد اعجاز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احبابِ جماعت کے لئے دعوتِ عمل

(مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقفِ زندگی)

قارئین کرام! اگر آپ تیرھویں صدی کے اواخر پر پیدا ہونے والے مذہبی حالات اور واقعات پر نظر ڈالیں اور اسلام اور مسلمانوں کی کسمپرسی اور بیچارگی کے عالم کا مشاہدہ کریں تو آپ یقیناً اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ واقعی وہ زمانہ اسلام اور اس کے ماننے والوں کے لئے دورِ خزاں کا حکم رکھتا تھا اور شجرِ اسلام کی جڑوں پہ دشمنانِ اسلام ایسے رنگ میں تبر چلا رہے تھے کہ گویا قریب تھا کہ اسلام اور نہیں تو کم از کم متحدہ ہندوستان کی سرزمین سے ناپید ہو جاتا۔ ایسے خطرناک اور تباہ کن زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور ہوا۔ حضور علیہ السلام نے باذنِ الٰہی ایک جماعت حقہ کی بنیاد رکھی اور اس کے قیام کی بڑی غرض اور اہم مقصد اعلائے کلمۃ الحق اور ابطالِ باطل قرار دیا۔

جب سے جماعت احمدیہ معرضِ وجود میں آئی ہے اس کے پیشِ نظر ہمیشہ اسلام کی سربلندی اور اس کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اہمیت رکھتا چلا آرہا ہے اور اس عظیم اور بابرکت فریضہ کی سرانجام دہی کے لئے جماعت احمدیہ کے تمام چھوٹے بڑے افراد کیا مرد اور کیا عورتیں کیا معمر بزرگ اور کیا بچے سبھی اپنے اپنے حلقہ میں مصروف دکھائی دیتے ہیں۔

ارشاد خداوندی ہے کہ

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ
إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ
عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

(سورہ آل عمران ع)

اور تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے۔ جس کا کام صرف یہ ہو کہ وہ لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور نیک باتوں کی تعلیم دے اور بدی سے روکے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

اس آیہ کریمہ کے تحت ضروری تھا کہ دورِ آخر میں ایسی جماعت کا قیام عمل میں آئے جس کے افراد کے قلوب میں اسلام کے پھیلانے کی سچی تڑپ اور کامل جذبہ کار فرما ہو سو دین کے اس تقاضا کے مطابق جماعت احمدیہ نے میدانِ کارزار میں قدم رکھا تو ایک طرف اگر اپنوں کی شدید مخالفت اور قسم قسم کے طعنے تھے۔ تو دوسری طرف اغیار کے پیہم حملے۔ لیکن یہ سب جماعت احمدیہ کے اہم اور عظیم الشان مقصد کی تکمیل میں سدِّراہ نہ بن سکے۔

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے محیر العقول تبلیغی کارہائے نمایاں کو اپنے فضل سے ایسے نوازا اور جماعت کی عدیم النظیر قربانیوں کو اسی رنگ میں شرفِ قبولیت بخشا کہ آج اپنے ہی نہیں اغیار بھی کھلے طور پر اس امر کو تسلیم کرنے پر مجبور ہیں کہ فی الواقعہ مبلغینِ احمدیت کے ذریعہ مذہبی دنیا میں ایک عظیم الشان روحانی انقلاب برپا ہو چکا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت حقہ کے ذریعہ لاکھوں مادہ پرست انسان سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس غلامی اختیار کر کے اسلام کے شیریں اور حیات بخش چشمہ سے اپنی روحانی تشنگی بجھا رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے ویسے تو تمام تنظیمی ادارے ہی اپنے رنگ رنگ میں تبلیغ دین کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ لیکن جامعہ احمدیہ کا بابرکت اور عظیم مذہبی تبلیغی ادارہ خصوصیت سے اس مقصد کی تکمیل میں شب و روز کوشاں ہے اور اس امر کا متمنی ہے کہ وہ مبارک دن جلد تر آئے جب کہ ساری دنیا پر اسلام کے فتح اور غلبہ کا پرچم لہراتا دکھائی دے اور مذاہب باطلہ کو ایسی شکست فاش ہو کر پھر کبھی بھی وہ اسلام کے مقابل آنے کی جرأت نہ کر سکنے پائیں۔

چنانچہ یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ جامعہ احمدیہ کے اساتذہ کرام اور جملہ طلباء جامعہ کے قیام کے اغراض و مقاصد میں پوری مستعدی اور تندہی سے مصروف نظر آتے ہیں اور اس وقت تک جامعہ احمدیہ سے سینکڑوں فارغ التحصیل علمائے کرام اپنی زندگیاں وقف کر کے تبلیغ دین کے مقدس جہاد میں مصروفِ عمل ہیں اور بعض تعلیم یافتہ احمدی نوجوان جامعہ احمدیہ کے ماتحت مزید حصولِ تعلیم میں پوری توجہ اور انہماک سے مصروف ہیں اور خدا تعالیٰ نے چاہا تو کچھ عرصہ کے بعد خدا تعالیٰ کے دین کے یہ روحانی سپاہی اپنے دیگر مجاہد بھائیوں کے دوش بدوش دنیا کے مختلف ممالک میں مبلغینِ اسلام کی صورت میں مصروف جہاد ہو جائیں گے اور اس طرح اسلام کے منادوں کی صف میں اور بھی اضافہ ہو جائے گا۔

غرض جامعہ احمدیہ کا مقدس قیام اسلام کی اشاعت اور سربلندی کا پیش خیمہ ہے اور یہ ایک ایسا فائدہ رساں دینی اور تبلیغی ادارہ ہے کہ جس میں سینکڑوں نہیں ہزاروں ایسے احمدی نوجوانوں کی شمولیت از بس ضروری ہے۔ جن کے دلوں میں خدا تعالیٰ کے دین کے پھیلانے کا بے پناہ جذبہ اور شوق ہو اور وہ اس راہ میں اپنی زندگیاں وقف کرنے کا مصمم عزم رکھتے ہیں۔

احمدیت کے نوجوان فرزندو! عصر حاضر میں آپ ہی کی بے مثال قربانیاں اسلام کی عظیم الشان فتح کی ضامن ہیں آپ ہی کی دینی خدمات اور کارناموں کے نتیجہ میں حق کا بول بالا ہو گا اور باطل کا سر کچلا جائے گا پس کمر ہمت باندھیں اپنے عزائم میں پختگی پیدا کریں اور خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے اپنے آپ کو خلیفۂ وقت کے حضور پیش کریں کہ یہ دورِ حق و باطل کے مابین معرکہ عظیم کا دور ہے جو انسان بھی اس حق و باطل کے معرکہ میں حق کی تبلیغ و اشاعت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتا ہے وہ یقیناً خدا تعالیٰ کے فضلوں اور انعامات کا وارث ٹھہریگا۔

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خلافت سے دو تین برس قبل (جبکہ حضور رسالہ "تشحیذ الاذہان" کی ایڈیٹری فرما رہے تھے) اپنے ایک مضمون "دین غربا کا ہے" میں ایسے مخلصین جماعت کی قربانیوں کا ذکر فرمایا ہے۔ جنہوں نے "مدرسہ احمدیہ" میں داخل ہونے کے لئے اپنے لڑکے بھجوائے تھے۔ حضور تحریر فرماتے ہیں۔

"ان لوگوں کے دل محبت دین سے پُر نظر آتے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسلام کی خدمت کے شوق میں ان کو روپیہ کی دلفریبیوں پر نظر کرنے کا موقعہ ہی نہیں ملتا گویا عشق کا ایک دریا ہے جو ان کے سینوں میں چل رہا ہے اور یہی لوگ ہیں کہ جن کی نسبت خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ

ان کے سچے جوش اور پاک ارادوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو دین کے مقابلہ میں دنیا کی کچھ فکر نہیں۔ لیکن کیا باوجود ان کے اخلاص کے اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو ضائع کر دے گا اور وہ ذلیل و خوار ہو کر دن بسر کرے گی نہیں جو ایسا خیال کرتا ہے اسے خدا پر ایمان نہیں اور اس کا دل ایسا تاریک ہو گیا ہے کہ نورِ الٰہی اس میں داخل ہی نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس نے خدا پہ بدگمانی کی اور اس کی طاقتوں کا انکار کیا خدا تعالیٰ کسی کے اخلاص کو ضائع نہیں کرتا۔ اگر انہوں نے اخلاص سے اپنی اولاد کو اس مدرسہ میں داخل کرنے کا ارادہ کیا ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ایسا ہی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی اولاد میں وہ برکت دے گا کہ جس کا اندازہ لگانا انسانی طاقتوں سے بعید ہے۔ وہ دن میری آنکھوں کے سامنے پھر رہے ہیں جب لاکھوں کروڑوں انسان ان پر درود بھیجیں گے

اور بادشاہ ان کے ناموں کی عزت کریں گے دین غرباء سے شروع ہوا اور غرباء میں ہی رہے گا بڑائی وہ ہے جو خدا کی نظر میں ہو نہ دنیا کی نظر میں اگر مالدار اور دولتمند خدا کی نظر میں بزرگ ہوں تو انبیاء انہیں میں سے چنے جاتے اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ ایسے لوگ بھی ہیں اور ضرور ہیں کہ جن کے گھروں میں نہ صرف دین کی دولت ہے بلکہ خدا نے دنیا کی بزرگی بھی انہیں عنایت کی ہے لیکن یہ لوگ بہت کم ہیں۔

آخر میں میں اپنے دوسرے احباب کو پھر اس طرف متوجہ کرتا ہوں جن کو خدا نے متعدد لڑکے دیئے ہیں اور وہ ان کی تعلیم کا خرچ بھی برداشت کر سکتے ہیں اپنا اپنا ایک لڑکا مدرسہ احمدیہ (اب جامعہ احمدیہ ناقل) تعلیم پانے کے لئے ارسال کریں۔ اور دین کو دنیا پر مقدم کر کے دکھائیں۔ یہ مت سمجھو کہ دنیا انگریزی پڑھنے سے ملتی ہے اس وقت دو سلسلے ہم کو نظر آتے ہیں ایک تو وہ ہے کہ جسے خدا نے قائم کیا اور ایک وہ جس کی دنیا کے طالبین نے بنیاد رکھی۔ لیکن دونوں سلسلوں کے بانی وہی ہیں جو قطعاً انگریزی نہیں جانتے تھے حضرت مسیح موعودؑ کی نسبت تو ہر ایک احمدی کو علم ہو گا کہ آپ انگریزی سے ناواقف تھے لیکن سید احمد خان جو کہ یورپ کی تقلید میں متوالے ہو رہے تھے انہوں نے بھی انگریزی تعلیم نہیں پائی تھی پس کیا نیچریوں کی نظر میں موجودہ ایم اے۔ بی اے سر سید احمد خاں کی نسبت زیادہ معزز ہیں یا احمدیوں کے ایمان میں کسی انگریزی خواں کا درجہ حضرت مسیح موعود سے بڑا ہے . . . . بات یہی ہے خدا کی دی ہوئی عزت ہی سچی عزت ہے پس اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے کام کرو تم کبھی بھی ذلیل نہ ہو گے۔"

(رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان بابت ماہ فروری ۱۹۱۱ء صفحہ ۳۶، ۳۷)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مندرجہ بالا حقیقت افروز اور ایمان بخش الفاظ کے پڑھ لینے کے بعد شاید ہی کوئی احمدی ہو گا جس کے دل میں یہ خواہش پیدا نہ ہو کہ کاش! میری نرینہ اولاد میں سے کوئی نہ کوئی لڑکا دین کا خادم بنے اور اس جامعہ میں داخل ہو جس کے قیام کی اہم غرض اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ سرانجام دینا ہے اور جس سے فارغ ہو کر آج سینکڑوں اور ہزاروں مجاہدین اور مبلغین مادہ پرست اور دین سے غافل قوموں تک اسلام کا زندگی بخش پیغام پہنچا رہے ہیں۔ احمدی والدین کا یہ جماعتی فرض ہے کہ وہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں اپنے لڑکوں کو دینی درسگاہ جامعہ احمدیہ میں زیادہ سے زیادہ داخل کریں تا جس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تھا۔ اسے تقویت حاصل ہو۔ اور وہ کمال شان سے پورا ہو۔

بالآخر میں اپنے اس مضمون کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاکیزہ الفاظ پر ختم کرتا ہوں۔ حضور احمدی نوجوانوں کو خطاب کرتے ہوئے ایک خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں۔

"میں اپنے نوجوانوں سے کہتا ہوں کہ تم دنیا کو رشد و ہدایت دینے کے لئے پیدا کئے گئے ہو دنیا سے کچھ لینے کے لئے پیدا نہیں کئے گئے دنیا تم سے وہ کچھ حاصل کرے گی جسے تم آج نہیں سمجھتے مگر میں اسے جانتا ہوں ممکن ہے بعض لوگ یہ کہہ دیں کہ میں نے یہ کیا کہہ دیا ہے لیکن میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ دنیا تم سے وہ کچھ حاصل کرے گی کہ جس نے سرمایہ داری انقلاب سے وہ چیز حاصل کی نہ اشتراکی انقلاب سے نہ چینی سوشلسٹ انقلاب سے اس چیز کو حاصل کیا ہے پس جو چیز تم نے دنیا کو دینی ہے قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی اور ایک عظیم انقلاب کی شکل میں اس کی اپنے اندر اہلیت پیدا کرو تا کہ تم وہ چیز یعنی رشد و ہدایت دنیا کو اپنے وقت پر دے سکو۔"

(الفضل ۲۴ ستمبر ۱۹۷۰ء ص ۵)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

تاثرات واقفین وقف عارضی

تحریک وقف عارضی سے متعلق بعض واقفین عارضی کے تاثرات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ قارئین کرام غور فرمائیں کہ کیا وہ وقف عارضی میں اپنا نام دے چکے ہیں اگر نہیں تو پھر اس میں شمولیت کرنے میں دیر نہ کریں دفتر کو خط لکھ کر اپنا نام واقفین عارضی میں لکھوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظر اصلاح و ارشاد و تعلیم القرآن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱)

وفد ۴۲/۷۱ کے دوست اپنے تاثرات میں لکھتے ہیں:-

"خاکسار بے شمار کمزوریوں کے باوجود حضور کے ارشاد کے مطابق کھانا خود تیار کرنے کے تحت آٹا اور دیگر خوردنی اشیاء ساتھ لے گیا تھا۔ اپنے ہاتھ سے روٹی تیار کرتا رہا حالانکہ مقامی جماعت کی طرف سے بار بار اصرار کیا گیا چونکہ میانوالی ہمارے نزدیک ہونے کی وجہ سے اکثر دوست واقف تھے اس لئے بھی زیادہ اصرار سے کھانا کھانے کو کہا جاتا رہا مگر پھر دوست حضور کے اس ارشاد کی طرف توجہ دلانے پر خاموش ہو جاتے ایک دن میں کھانا تیار کر رہا تھا کہ ایک ہمارے گاؤں کے نزدیک کا واقف مولوی (صاحب) آ پہنچا۔ دیکھ کر بہت حیران ہوا۔ میرا منہ دوسری طرف تھا نہ رہ سکا پوچھا کہ کیا ہو رہا ہے جواباً بتایا کہ حکم کی تعمیل یہ سن کر چپ ہو گیا تو میں سمجھتا ہوں کہ خود کھانا تیار کرنے میں بہت برکت ہے اس لئے ہر دوست جو وقف عارضی پر جائے اس کو کھانا خود تیار کرنا چاہیئے اس سے دیکھنے والے پر بہت اچھا اثر ہوتا ہے۔

(۲)

مکرم محترم میاں ناصر علی صاحب جھنگ اپنی رپورٹ وقف عارضی میں تحریر فرماتے ہیں:-

"وقف عارضی کی الٰہی تحریک فی الواقعہ اپنے تمام پہلوؤں سے بے حد مبارک ہے اللہ کریم ہم سب کو بہ طیب خاطر اس میں حصہ لینے کی توفیق بخشے اور ہمارے محسن اور کریم آقا کی پُرشفقت نگاہ اور درد بھری دعائیں ہمارے شامل رہیں۔ آمین۔

(۳)

مکرم محترم رائے عبداللطیف صاحب گوجرہ اپنی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں

"دو دوستوں کو خدا تعالیٰ نے بیعت سلسلہ کی توفیق دی۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت بخشے۔ آمین ثم آمین

دونوں مقررہ مقامات پر بچوں کو قرآن کریم پڑھاتا رہا اور دونوں جگہ نماز باجماعت کا اہتمام کیا۔ دوسرے دوستوں کو بھی تبلیغ کا بہت موقع ملتا ہے میرا وقف دو ہفتہ سے بڑھا کر چار ہفتہ کر دیں کیونکہ یہاں کام بہت اچھا اور کامیاب رہا ہے امید ہے اور دوست بھی بیعت کریں گے دعا بھی فرماتے رہیں"

(۴)

مکرم محمد منظور احمد صاحب ایڈووکیٹ کوٹلی آزاد کشمیر اپنی وقف عارضی کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں۔

اپنے علاقہ کے ایک غیر احمدی دوست بھی یہاں ملازمت کے سلسلہ میں رہتے ہیں ان سے بھی ملاقاتیں ہوئیں انہوں نے طعام وغیرہ کی اور رہائش کی پیشکش کی لیکن جب انہیں بتایا گیا کہ میں یہاں وقف عارضی کے سلسلہ میں آیا ہوں اور کیا کیا پابندیاں ہیں اور میں نے کس غرض کے لئے وقف عارضی کیا ہے تو ان پر اس کا بڑا اثر ہوا ان کو تالیف قلب کی خاطر میں نے کہا کہ میں آپ کی دعوت قبول نہیں کر سکتا البتہ آپ کو میری دعوت کھانے میں کوئی امر مانع نہیں ہے اس لئے آپ میری طرف سے کھانا وغیرہ کھائیں تاکہ ہم اکٹھے بیٹھ کے چند لمحات گذار سکیں اور ان کے انکار اور اصرار کے باوجود ان کو میری تجویز قبول کرنی پڑی اس طرح جو وقت ملا۔ اس میں دین و دنیا، قوم، ملک اور ذاتی انفرادی و اجتماعی مسائل پر ہمدردانہ گفتگو کی گئی۔ جس کا بہت اچھا اثر ہوا اسی طرح دیگر غیر از جماعت دوستوں نے بھی جب دریافت فرمایا کہ آپ کس طرح آئے ہیں تو ان کو وقف عارضی کی تحریک سے آگاہ کیا گیا۔ جس سے وہ لوگ بہت متاثر ہوئے۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ جات برائے دار الاقامۃ النصرۃ

(۳)

مکرم محمد حسین صاحب چیمہ	لندن	۲۵/۰۰ روپے
" حوالدار بشیر احمد صاحب	ربوہ	۵/۰۰ روپے
مکرمہ سردار بیگم صاحبہ		۱۰/۰۰ روپے
" سردار فضل عمر صاحب کماس		۶/۰۰ روپے
" چوہدری منور احمد صاحب کاہلوں	ملتان	۱۰/۰۰ روپے
لجنہ اماء اللہ	راولپنڈی	۲/۰۰ روپے
" شیخ محمد اقبال و شیخ کریم بخش صاحبان	کوئٹہ	۴/۰۰ روپے
" خلیل الرحمن صاحب	کوپن ہیگن	۱۰/۰۰ روپے
" ڈاکٹر داؤد احمد صاحب	پشاور چھاؤنی	۱۵/۰۰ روپے
مکرمہ بشیر بیگم صاحبہ	سرگودھا	۱۹/۰۰ روپے
" مبارکہ عبد الغنی صاحبہ	ربوہ	۲/۰۰ روپے
" اقبال احمد شمیم صاحب	ربوہ	۶۲/۵۹ روپے
" ملک عطاء الرحمن صاحب	ربوہ	۵/۰۰ روپے
" لطف الرحمن محمود صاحب	سیرالیون	۶۰/۰۰ روپے
" صوفی بشارت الرحمن صاحب	ربوہ	۵/۰۰ روپے
" محمد طفیل صاحب	سیالکوٹ شہر	۱۰/۰۰ روپے
" پیر مظہر الحق صاحب	ربوہ	۱/۰۰ روپے
مکرمہ بشریٰ صاحبہ	بہاولنگر	۱۰/۰۰ روپے
" حاجی عبد الرحمن صاحب بھیروی	گڑھ مہاراجہ	۵/۰۰ روپے
" پیر عبد الرحمن صاحب	کیمبل پور	۴/۰۰ روپے
" رانا محمد خان	بہاولپور	۲۹/۳۲ روپے
مکرمہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب چک ۱۴۵	ملتان	۲۱/۰۰ روپے
" راجہ حنیف احمد صاحب	وہاڑی	۲۰/۰۰ روپے
" سید عبد الوحید بخاری صاحب	بھکر	۵/۰۰ روپے
" ماسٹر منصور احمد صاحب	کرتو	۵/۰۰ روپے
" چوہدری محمد عظیم صاحب	دولت پور	۳۰/۰۰ روپے
" امتیاز بیگم صاحبہ گوہلے کی	گجرات	۵/۰۰ روپے
" فضل احمد صاحب	لطیف نگر	۱۰/۰۰ روپے
" محمد یامین کریم صاحب		۱۷/۵۰ روپے
" کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب	ربوہ	۷/۰۰ روپے
" منصور احمد صاحب		۵/۰۰ روپے
مکرمہ امۃ الحبیب بیگم صاحبہ		۱۰/۰۰ روپے
" چوہدری حسن محمد صاحب	اقبال پور پھٹیال	۵/۰۰ روپے
" سید مقبول احمد صاحب		۳۰/۰۰ روپے
" ڈاکٹر عبد الستار شاہ صاحب		۲۰/۰۰ روپے
" فاروق احمد صاحب	نواب شاہ	۱۰/۰۰ روپے
" نوابزادہ محمد امین خان صاحب	بنولہ	۱۳/۰۰ روپے
" عبد العزیز صاحب بھٹی	نوکوٹ	۱/۰۰ روپے
" محمود عالم صاحب	روہڑی	۱۰/۰۰ روپے
" آغا ضیاء اللہ خان صاحب	لاہور	۱۰/۰۰ روپے
" چوہدری نذیر احمد صاحب	"	۲۰۰/۰۰ روپے
" نذیر احمد صاحب	"	۱۰/۰۰ روپے
" چوہدری عابد علی صاحب بیرسٹر	"	۲۷/۰۰ روپے

(نگران دار الاقامۃ النصرۃ ربوہ)

41

قرار داد تعزیت

الجمعیۃ العلمیۃ جامعہ احمدیہ کے ایک ہنگامی اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار داد تعزیت منظور کی گئی:-

"ہم ممبران الجمعیۃ العلمیۃ محترم مولانا ابوبکر ایوب کی وفات پر نہایت ہی رنج والم کا اظہار کرتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا موصوف ابتدائی تین انڈونیشین طلباء میں سے ایک تھے جن کو ۱۹۲۵ء میں اللہ تعالیٰ نے بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہونے کی توفیق عطاء فرمائی۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہم جماعت تھے۔ تعلیم سے فراغت کے بعد لمبا عرصہ انڈونیشیا میں تبلیغ کا فریضہ انجام دیتے رہے اس کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے آپ کو ہالینڈ میں بطور مبلغ مقرر فرمایا۔ جہاں آپ ۔ سال تک رہے اس کے بعد دوبارہ انڈونیشیا تشریف لے گئے۔ خلافت ثالثہ کے دور میں آپ کو دوبارہ ہالینڈ بھیجا گیا وہیں آپ معمولی سی بیماری کے بعد اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ انتہائی مخلص، محنتی، اشعار اسلامی کے پابند، تہجد گزار اور سلسلہ کے کاموں کو ہر کام پر مقدم رکھنے والے وجود تھے۔ آپ کی وفات جہاں اہل خاندان کے لئے ایک جانکاہ صدمہ ہے۔ وہاں جماعت کے لئے ایک عظیم سانحہ ہے ہم ممبران الجمعیۃ العلمیۃ دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں ان کو جگہ دے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آپ نے اپنے پیچھے بیوہ چار لڑکے اور چار لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو اور مولانا کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

(ہم ہیں ممبران الجمعیۃ العلمیۃ جامعہ احمدیہ ربوہ)

تربیتی جلسہ

جماعت احمدیہ لنگے کا تربیتی جلسہ ۱۶، ۱۷ ستمبر کو منعقد ہوا جس میں مرکز سے محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری، مکرم مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد اور مکرم صوفی علی محمد صاحب نے شرکت فرمائی۔ ضلع کے مربی انچارج مکرم مولوی عبد المنان صاحب شاہد بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ دو روز میں تین اجلاس ہوئے جس میں مقررین نے تربیتی امور کے علاوہ جماعت احمدیہ پر اعتراضات کے جواب نہایت شرح و بسط سے دیئے اور جماعت احمدیہ کے نظریات اور عقائد کی خوب وضاحت کی۔ یہ تقاریر اس قدر دلکش اور موثر تھیں کہ غیر از جماعت بھی نہایت انہماک سے شروع سے آخر تک سنتے رہے۔ اعتراضات کا سلسلہ چل نکلنے کے باعث پبلک کی دلچسپی اور بھی بڑھ گئی اور گرد کی احمدی جماعتوں کے دوست بھی شریک جلسہ ہوئے۔ حاضری غیر معمولی تھی۔ جماعت کی طرف سے مہمانوں کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہتر نتائج پیدا کرے۔ آمین۔

(ڈاکٹر فضل حق رئیس صدر جماعت احمدیہ لنگے ضلع گجرات)

دعائے مغفرت

میری اہلیہ محترمہ صادقہ اختر صاحبہ مورخہ ۳ بروز منگل قضائے الٰہی سے وفات پاگئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ حضرت میاں محمد مراد صاحب آف حافظ آباد کی پوتی تھیں۔ اور نہایت مخلص اور احمدیت کی شیدائی تھیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے چار چھوٹے چھوٹے بچے (دو لڑکیاں اور دو لڑکے) چھوڑے ہیں۔ (میاں محمد طفیل سیکرٹری جماعت احمدیہ سانگلہ ہل)

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ حنیفہ بیگم عرصہ ڈیڑھ مہینہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ کمزوری بہت بڑھ چکی ہے احباب جماعت ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ دکشر نصف امر دیڑھوی قائد مجلس خدام الاحمدیہ

۲۔ خاکسار کی دائیں آنکھ کا کالے موتیے کا اپریشن ۲۸ ستمبر کو ہوا تھا اب اسی آنکھ کا سفید موتیے کا اپریشن ۱۷ اکتوبر کو ہونا ہے احباب اپریشن کی کامیابی اور نظر کی بحالی کے لئے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(عبد الرحمٰن صابر۔ گوجرانوالہ)

خدا تعالیٰ کی راہ میں اموال خرچ کرنے کی توفیق اس کا احسان ہے (ناظر بیت المال ربوہ)

نصرت جہاں سکیم کے تحت افریقہ میں احمدی ڈاکٹروں کی طبّی خدمات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبولیتِ دُعا کے دو نشانات

بو اجے بو۔ (سیرالیون) سے مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب چوہدری انچارج نصرت جہاں کلینک سے ۲ لکھتے ہیں:۔

"ایک بچہ عمر ۱½ سال جو کہ بوجہ STATUS ASTHMA-TICUS قریب المرگ تھا۔ کو فوری طور پر طبّی امداد پہنچائی اور اس کی ظاہری حالت ناامید پا کر خدا کے حضور بہت ہی دعا کی۔ لواحقین کو تسلّی کی خاطر کہا کہ بچے کو صبح پھر برائے مزید علاج لائیں۔ (یہاں پر مریضوں کو داخل کرانے کا رواج بہت کم ہے۔ شدید بیماری کی حالت میں بھی جملہ خاندان بیٹھ کر فیصلہ کرتا ہے خواہ مریض فوت ہی ہو جائے۔ اور اکثر ایسے ہوتا ہے) اگلا سارا دن بچہ نہ لایا گیا تو طبعی طور پر افسوس لاحق ہؤا۔ تاہم توکل علی اللہ قائم تھا۔ کل وہی بچہ چلتا ہؤا میرے کلینک میں پہنچا۔ علاج کے دو دن بعد۔ الحمد للہ۔

دوسرا مریض ایک نوجوان آدمی ہے جس کو HERNIAL STRANGULATION چار دن سے تھی۔ جان کنی کی حالت میں میرے پاس کل بعد دوپہر لایا گیا۔ اس مرض کے لئے فوری اپریشن کرنا ہوتا ہے اور حالت ایسی تھی کہ اپریشن ناممکن تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ مرض کی ایک اور پیچیدگی یعنی PERITENITIS بھی ہو رہی تھی۔ جونہی اپریشن کی تیاری کرنے لگا یکایک وہ COLLAPSE ہو گیا۔ بڑی کوشش اور دُعا کے بعد اس کی حالت سنبھلی۔ اپریشن کا مسئلہ جوں کا توں تھا۔ رشتہ دار اُسے کہیں اور لے جانے کو تیار نہ تھے اور بھیجنا بھی خطرے سے خالی نہ تھا۔ میں نے تنہائی میں جاکر خدا کے حضور گڑگڑا کر دعا کی کہ اپریشن کے بغیر ہی مریض بہتر ہو جائے۔ تقریباً آدھ گھنٹے کے بعد ناچار ہاتھ سے ہرنیا کو پیٹ کے اندر بھیجنے کی کوشش کی۔ سبحان اللہ۔ ایک دو منٹ کی کوشش کے بعد مسئلہ حل ہو گیا۔

خدا کے فضل و کرم سے آج شام سے یعنی علاج کے پورے چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر ہی اس کے پیٹ کی حالت بھی ٹھیک ہو گئی۔ الحمد للہ۔ ایک دو دن کے اندر گھر جانے کے قابل ہو جائے گا۔"

احباب جماعت رمضان المبارک کے دنوں میں نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام میں کام کرنیوالے سب ڈاکٹروں اور اساتذہ کی شاندار کامیابیوں کے لئے دعا فرماتے رہیں تا ان کو امام وقت کے شاندار پروگرام کو کما حقہٗ پورا کرنے کی توفیق ملے۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ریزرو فنڈ۔ ربوہ)

نُصرت جہاں ریزرو فنڈ

تیسرا مرحلہ ختم ہونے میں ڈیڑھ ماہ باقی رہ گیا ہے

تمام دنیا میں اسلام کے غلبہ کا حصول ہم سے بہت قربانیاں چاہتا ہے تمام شیطانی طاقتیں اَلْکُفْرُ مِلَّةٌ وَاحِدَةٌ کے مطابق اس بات کے لئے جمع ہیں کہ اس مہم کو کامیاب نہ ہونے دیا جائے۔ اس لئے ہم پر جن کے سپرد یہ عظیم کام ہوا ہے۔ بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ نصرت جہاں ریزرو فنڈ کو اتنا مضبوط کر دیں کہ کسی وقت بھی روپیہ کی کمی کی وجہ سے کام میں روک پیدا نہ ہو۔ اس فنڈ میں ادائیگیوں کے تیسرے مرحلہ میں صرف ڈیڑھ ماہ باقی رہ گیا ہے۔ عہدہ داران پوری توجہ سے وصولیوں کا انتظام کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ (سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

درخواستِ دُعا

خاکسار کے لڑکے عزیزم ڈاکٹر کریم اللہ صاحب زیروی ایسوسی ایٹ پروفیسر پہلوی یونیورسٹی شیراز (ایران) کا ایک خصوصی ٹسٹ ہو رہا ہے انہوں نے بذریعہ خط احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست کی ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس ٹسٹ میں خاص کامیابی سے نوازے (صوفی خدا بخش عبد زیروی نائب ناظم مال ربوہ) (دفتر جدید)

مرکزی سالانہ اجتماع انصار اللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۶۹ء سالانہ اجتماع کے موقع پر انصار اللہ سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"جہاں تک جماعتی بیداری کا تعلق ہے۔ ہم ابھی تک اس بات میں سو فیصدی کامیاب نہیں ہوتے اس اجتماع پر ۳۱۰ مجالس کے نمائندے تشریف لائے ہیں۔ حالانکہ مغربی پاکستان میں اس وقت تک آٹھ سو سے زیادہ مجالس قائم ہیں ہر ضلع کی ہر مجلس کا کم از کم ایک نمائندہ ضرور آنا چاہیئے۔ اس لئے کہ اگر ہماری تنظیم کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ جماعت کو ہر طرح سے بیدار رکھا جائے تو یہ ضروری ہے کہ تمام مجالس بلکہ اگر ہو سکے تو تمام احمدی مرکز سے پختہ تعلق رکھیں مرکز سے پختہ تعلق اس طرح رکھا جا سکتا ہے کہ ایک تو زیادہ سے زیادہ دوست زیادہ سے زیادہ اوقات میں مرکز میں جمع ہوں اپنے دوستوں سے ملیں جو نظام چلانے پر مقرر ہیں ان سے ملیں۔ تبادلہ خیال کریں۔ اپنی مقامی ضروریات اور مشکلات کو ان کے سامنے رکھیں۔ اور باہمی مشورہ سے اگر کسی جگہ کوئی کمزوری پائی جاتی ہو تو اسے دور کرنے کی کوشش کی جاوے"...

احباب جماعت کو چاہیئے کہ اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں انصار اللہ کے مرکزی اجتماع میں جو امسال ۱۷۔۱۸۔۱۹؍ نومبر ۱۹۷۲ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے شمولیت فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دانت

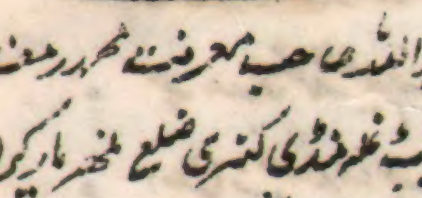

نکلوا دیئے

جناب عبداللہ صاحب معرفت مہر رمضان فضل کریم ڈسٹری ایجنٹ غلہ منڈی کنری ضلع تھرپارکر (سندھ) نے لکھا۔

اینٹی پائیوریا

استعمال کرنے سے میرے دانت ۵۰ سال کی عمر میں مضبوط ہو گئے ہیں۔" قیمت ۔/۱۰ اخرچ ڈاک پیکنگ ۔/۲ جوابی لفافہ بھجوا کر ہر مرض کی کیور کے نسخہ کی ایک خوراک مفت حاصل کریں۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون نمبر ۶۰۶

قابل فروخت

ہمارے ہاں تقریباً ۵۰ جوان پٹھیاں جو بھرپور انڈے دے رہی ہیں قابل فروخت موجود ہیں۔ ضرورت مند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خود ملیں:۔

نذیر ظفر معرفت چوہدری رمضان احمد ظفر مکان نمبر ۱۲/۲ نزد مذبح خانہ فیکٹری ایریا ربوہ

بدہضمی۔ تبخیر معدہ۔ پیٹ درد اور ہیضہ متلی قے کے لئے

تریاقِ سلیمانی

سب سے مزیدار اور بہتر ہے

المنار دواخانہ ربوہ

گمشدہ طلائی کانٹا

ایک عدد کانٹا طلائی مسجد اقصیٰ ربوہ میں نماز جمعہ کے بعد گم ہو گیا ہے اگر کسی بہن یا بھائی کو ملے تو ذیل کے پتہ پر پہنچا کر ممنون فرمادیں

(نور اسلام خان کارکن دفتر صدر۔ صدر انجمن احمدیہ)

فوجی بھرتی

مورخہ ۲۰؍ اکتوبر یوم جمعہ بوقت ۸ بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ لادیں۔ کم از کم معیار بھرتی۔ قد پانچ فٹ چار انچ۔ چھاتی ۳۰ + ۳۲ وزن ۱۰۷ پونڈ۔ تعلیم پانچ جماعت عمر ۱۷ سے ۲۵ سال تک۔ (ناظم امور عامہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴